فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن

شرعی کونسل آف انڈیا
(بریلی شریف)

خطبۂ صدارت

از: تاج الشریعہ، قاضی القضاۃ، مفتئ اعظم مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمہ

بموقع: گیارھواں فقہی سیمینار شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

منعقدہ: ۱۹/ ۲۰/ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۱/ ۲۲/ ۲۳ مارچ ۲۰۱۴ء

مقام: رضا منزل تاجدار اہلسنّت ہال دار العلوم نوری کھجرانہ، اندور

پیشکش
تاج الشریعہ فاؤنڈیشن
www.muftiakhtarrazakhan.com
0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنار

میں ہونے والے

فیصلہ جات

نیچے دیئے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

www.muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil

خطبۂ صدارت

از: تاج الشریعہ، قاضی القضاۃ، مفتیٔ اعظم مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمہ

بموقع: گیارھواں فقہی سیمینار شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

منعقدہ: ۱۹/ ۲۰/ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۱/ ۲۲/ ۲۳ مارچ ۲۰۱۴ء

مقام: رضا منزل تاجدار اہلسنّت ہال دار العلوم نوری کھجرانہ، اندور

....

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ سیدنا محمد وآلہ الصفوۃ وصحبہ القدوۃ

ومن حذا حذوھم، ونحیٰ نحوھم، فاتخذھم اسوۃ۔

معزز علمائے دین ومفتیان شرع متین!

یہ فقیر بے مایہ دار العلوم نوری، نوری منزل، بڑوالی چوکی، اندور (ایم پی) میں پہلی مرتبہ انعقاد پذیر ''شرعی کونسل آف انڈیا'' کے گیارہویں فقہی سیمینار میں آپ حضرات کی شرکت پر بہت ہی ممنون ومسرور ہے۔

ساتھ ہی مستحق دعائے خیر ہیں دار العلوم نوری، نوری منزل، بڑوالی چوکی کے اراکین ومعاونین کہ جنہوں نے گیارہویں فقہی سیمینار کی ذمہ داری اپنے سر لی اور اس کار خیر سے شرعی کونسل کو اپنے بیش بہا تعاون سے نوازا علمائے اکرام کی راحت وضیافت کا اہتمام کیا اللہ تعالیٰ انہیں دارین کی برکتیں اور علمائے اکرام کے فیوض وبرکات سے مالامال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آپ حضرات کی علمی ودینی مصروفیات نے آپ کو جو رفعت ومنزلت عطا فرمائی ہے اس پر قرآن کریم اور احادیث کریمہ شاہد ہیں، اس کے ساتھ ہی ہر دم خشیت الٰہی کا استحضار علماء ہی کا وصف لازم ہے۔ رفعت درجات وخشیت الٰہی کا تقاضا ہے کہ ہم سب اخلاص وللّٰہیت کے سایہ میں مسائل جدیدہ کے استخراج احکام میں اپنی پوری بصیرت بروئے کار لائیں اور کتاب وسنت نیز فقہائے کرام کے اقوال راجحہ منقحہ کی روشنی میں دینی فکر کی صحیح سمت متعین کریں، جب مختلف رائیں سامنے آتی ہیں تو اس وقت دلائل کی تنقیح وترجیح اور متضاد نظائر میں سے کسی ایک کا مسئلہ دائرہ پر منطبق کرنا سخت آزمائش کا موقع ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر اخلاص نیت ہی سے مسائل کا حل آسان ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے یہ احساس دلانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ آپ علمائے امت ہیں بالفاظ دیگر آپ شریعت کے امین ہیں یہ آپ ہی کی ذمہ داری ہے کہ آپ نئے مسائل میں پوری دیانت سے اپنی فکر کو بروئے کار لائیں اور منہج اسلاف کو راہنما بنائیں، اور اشباہ ونظائر میں نظر صحیح سے کام لیں اور نوازل کے احکام وعلل اصول شرع کی روشنی میں دریافت کریں پھر آپ کی فکر جس نتیجے پر پہنچے اس پر خوب نظر کرکے کوئی فیصلہ سنائیں اور خود اعتمادی سے بچنے کے لئے ہماری رائے ہے کہ اپنے فیصلے کی تصویب وتصدیق کے لئے بہر حال اکابر کی طرف رجوع کریں خصوصاً جب کہ ضرورت درپیش ہو تو پوچھنے سے اور مراجعت سے ہرگز گریز نہ کریں۔ فانما شفاء العی السوال، او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور اگر ہم سے کوتاہی کے باعث دریافت احکام میں خطا ہوئی ہو تو بعد علم لازم ہے کہ رجوع کریں۔ تاکہ اللہ ہم پر اپنی رحمت فرمائے اور ہم پناہ رحمت میں ہوں۔ یتوب اللہ علیٰ من تاب۔

یہاں یہ یاد رہے کہ ظہور حق کے بعد اپنی جمی رائے سے رجوع کرنا اور اعتراف خطا اور قبول حق امام اعظم ابو حنیفہ ودیگر مجتہدین اور ان کے متبعین کا شیوہ رہا ہے ''کما ھو الکتب مذکور''، ہمیں ان کی سنت سے روگردانی زیب نہیں دیتی کہ ہم ان کے مقلد ہیں نہر الفائق پھر عالمگیری میں ہے: ''ولا ینبغی لہ ان یحتج للفتویٰ اذا لم یسئال عنہ واذا۔۔ احطار رجع ولا یستحی ولا یانف۔'' (نہر الفائق ج ۳ ص ۵۹۹)

قرآن حکیم میں بظاہر اس سے خطاب ہوا جو اتباع ہوا سے معصوم ہے ارشاد ہوا:

یا داؤدانا جعلنٰک خلیفۃ الیٰ قولہٖ ولا تتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل اللہ ۔۔الآیۃ

اور حقیقتاً یہ خطاب حکام علماء اور ناقلان فتویٰ سے ہے کہ وہ نصیحت مانیں اور اتباع ہوا کا ہولناک انجام سوچیں اور اس وعید کی شدت پر غور کریں جو بر سبیل فرض معصوم کو سنائی گئی تو ہم غیر معصومین کی کیا بساط؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت بخشے اور اتباع ہوا و تشہی کی آفتوں سے محفوظ رکھے۔

ایک مقصد:

اس ''شرعی کونسل'' کے قیام سے یہ تھا اور ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیقات کو اجاگر کیا جائے اور اپنوں اور غیروں کے دلوں میں ان کی علمی وجاہت کا سکہ جو پہلے سے بیٹھا ہوا ہے اور مستحکم کیا جائے اور دکھایا جائے کہ علم کے اس جبل شامخ کی تحقیقات ایسی راسخ ہیں کہ سب اکٹھا ہو کر ہلانا چاہیں تو ہلا نہ سکیں ہلانے والے ہل جائیں۔ مزید برآں یہ امر لوگوں پر بار بار روشن ہو کہ مدت دراز گزرنے کے بعد بھی وہ ''علم رفیع'' ابھرتے ہوئے مسائل میں گم گشتگان راہ کے لئے رہبر ورہنما ہے مگر صد افسوس! اب یہ دیکھا جارہا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے خوشہ چینوں کے خوشہ چیں تصریحات اعلیٰ حضرت سے صرف نظر کر رہے ہیں اور ان کی تحقیقات کے برخلاف اپنی نئی تحقیقیں پیش کر رہے ہیں، جب کہ اس بارگاہ فیض سے منہ موڑنا نہ صرف سوئے ادب ہے بلکہ اس طرز عمل سے آزادروی کو ہوا دینے کے مرادف ہے۔

بہر حال اہل حق کو اپنی فکر لازم ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری یہ شرعی کونسل اور اس کے فقہی سیمینار امتیازی شان کے ساتھ شریعت کے دائرے میں اپنا کام مستقبل میں بھی انجام دیتے رہیں گے اور حق گوئی اور حق پسندی اور حق پر استقامت اس کا طرۂ امتیاز رہے گا۔

اخیر میں بطور یاد دہانی گزارش ہے کہ درمیان بحث مخاطب کے حفظ مراتب کو ملحوظ خاطر رکھیں اور اظہار حق کے لئے اپنے استدلال کو بلطف ونرمی وحکمت پیش کریں اور کم سے کم وقت میں بحث کو سمیٹنے کی کوشش کریں اور لفظی بحث سے احتراز کریں۔ آپ جیسے تجربہ کار افراد کی کوششوں سے میں پوری امید رکھتا ہوں کہ زیر بحث مسائل:

(۱) مساجد میں قائم مکتبوں اور سماجی خدمات کے نام سے زکوٰۃ کی تحصیل اور اس کے استعمال کا شرعی حکم۔

(۲) قربانی بینک اور اس کے ٹھیکے کا شرعی حکم۔

(۳) آپریشن سے ولادت کا حکم۔

جیسے اہم مسائل میں ہم کسی اہم فیصلے تک پہنچ جائیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

نیز گزشتہ سال شرعی کونسل کا دسواں فقہی سیمینار منعقدہ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا متھرا پور بریلی شریف یوپی کے موضوعات میں ''قصر صلاۃ کے جدید مسائل اور مسافت سفر کی تحقیق'' کے تحت کئے گئے سوالات میں سے نمبر ۱، ۲ اور ۴ پر بھی بحث ہونی ہے جن کی تفصیل سوال نامہ میں مندرج کر کے آپ حضرات کو مطلع کیا جاچکا ہے۔

یہ چند باتیں حسب دستور سابق آپ سے گزارش کی گئیں اور ان کی اہمیت آپ جیسے ہوش مند، نکتہ سنج، حاملان امامت شرع اور مسلک اہل سنت کے درد مند اور اس کی شاخت بنام مسلک اعلیٰ حضرت کے نگہبان وپاسبان حضرات پر پوشیدہ نہیں اس لئے ان کے اعادے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بار بار اس کا اعادہ بطور تجدید عہد وتسخیر خویش ویاد دہانی برائے دیگراں ضروری ہے، پھر بظاہر خطاب اگر چہ حاضرین سے ہے مگر ابلاغ واعلام غیر حاضرین کے لئے بھی ہے بالفاظ دیگراں کو بھی سنانا ہے اس دور پرفتن میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی شخصیت بحیثیت امام اہل سنت اور زیادہ اجاگر ہوئی ہے اور مسلک اعلیٰ حضرت مسلک اہل سنت کی صحیح پہچان اور حنفیت اور تقلید ائمہ مجتہدین اور ان کے ساتھ نیاز مندی کا امتیازی نشان بن کر ہر دور سے زیادہ اس دور میں ابھر رہا ہے مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ کہیں کہیں اس کے خلاف کوئی آواز دبی دبی سنائی دیتی ہے تو کہیں بعض تحریروں سے اس کی مخالفت نمایاں ہوتی ہے۔ حال ہی میں ایک گمراہ کن کتاب بنام ''عرفان مذہب ومسلک'' شائع ہوئی اور مخصوص طبقے نے اس کو انٹرنیٹ وغیرہ ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لا کر ہندو بیرون ہند میں غیر معمولی سرعت

کے ساتھ پھیلا دیا۔ اس سے دردمندان مسلک اعلیٰ حضرت میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی اور اس کے رد میں مستقل کتابیں منظر عام پر آئیں اس کتاب کا نام بڑا دل لبھانے والا، آغاز کتاب سے صفحہ ۱۱ تک ایمان افروز ہر سنی کے لئے جاذب نظر ہے۔ مگر بزرگوں کے اقوال (جن کا خلاصہ یہ ہے کہ بدمذہبوں کا رد بقدر امکان فرض ہے اس میں سستی ''مداھنة فی الدین'' ہے رد کو ناپسند کرنا صلح کلیت ہے) پیش کرنے کے بعد منہج اسلاف اور طریقۂ اہلسنت سے گریز کرتے ہوئے یوں گویا ہوئے کہ: ''آج کل جو قلت علم ومطالعہ اور ناقص تجربہ ومشاہدہ کی وجہ سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ جب تک اپنے بیان وخطاب کے ذریعے کسی فرقۂ باطلہ کے اساطین کو بار بار خبیث، مردود، کافر ومرتد نہ کہا جائے اس وقت تک رد فرقۂ باطلہ کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ ایسے حضرات کو اپنی غلط فہمی دور کرکے رد فرقۂ باطلہ کا وہ صحیح اور مفید ومناسب طریقہ اختیار کرنا چاہئے جس سے اہل سنت کے مسلک وموقف کی صداقت وحقانیت واضح وثابت ہوسکے اور اہل باطل کے مسلک ونظریہ کا بطلان اظہر من الشمس ہو جائے۔'' (ص ۱۱ طبع قدیم ص ۹۲، ۹۳ طبع جدید ذی قعدہ ۱۴۳۴ھ/ستمبر ۲۰۱۳ء)

اس عبارت میں کس طرح اہل باطل کے رد کو ناپسند کیا گیا ہے اور اس رد وابطال باطل کی بناء پر جملہ علمائے اہل سنت وجماعت کو کس طرح ہدف طعن واہانت بنایا ہے، اور حق وباطل کا امتیاز جس کا مدار رد وابطال باطل واحقاق حق پر ہے اس طریقے کو غیر صحیح طرز وطریقہ بتایا ہے اور اس طرح اہل حق واہل باطل کا امتیاز اٹھایا ہے۔ آپ جیسے نکتہ رس سے کیا پوشیدہ ہوسکتا ہے مجھے اس پر مزید کوئی تبصرہ کرنا نہیں ہے، البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ اس گمراہ کن کتاب کے مصنف کا علمائے اہلسنت کو اجتہادی چیلنج دینا، احتساب شرعی سے پہلے ثبوت شرعی کی ضرورت ڈھٹائی نہیں تو اور کیا ہے اس کا صحیح جواب کسی صاحب ذوق نے یوں دیا ہے۔

''ثبوت شرعی کے بعد احتساب شرعی کی ضرورت'' اور سرخی لگا کر سوال کیا ہے کہ ''کیا جواب جرم دوگے تم خدا کے سامنے'' شدہ شدہ اس امر میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور اعلیٰ حضرت سے اختلاف کا حوصلہ رکھنے والے گوناگوں رنگارنگ ہیں اور ان کے مقاصد جدا جدا ہیں۔ ان میں سرفہرست صلح کلیت کے علمبردار ہیں جو سنی وغیر سنی سب کو ایک کرنا چاہتے ہیں، ایسے لوگوں کی راہ میں مسلک اعلیٰ حضرت سخت چٹان ہے۔ کچھ کھلم کھلا اس پہچان کے خلاف صف آراء ہیں، کچھ نام مسلک اعلیٰ حضرت کا لیتے ہیں اور اہلسنت کی روش سے گریزاں، اسی صلح کلیت کی ڈگر پر چل رہے ہیں، جو کھلے ہیں وہ سامنے، ان سے بچنا آسان ہے، جو چھپے مسلک اعلیٰ حضرت کے مخالف، بظاہر مسلک اعلیٰ حضرت کا نام لینے والے، سنیوں سے گھل مل کر سنیت سے گریزاں، دوسروں کو راہ سنیت سے جدا کرنے والے، سنیت واہل سنت کے لئے سخت مضر ہیں، آپ جیسے دردمندان سنیت کی ذمہ داری ہے کہ سنیت کے ایسے چھپے مخالفوں سے قوم کو ہوشیار رکھیں۔ اسی طرح مسلک اعلیٰ حضرت کچھ مدعیان حنفیت کی راہ میں حائل ہے، جن کی رخصت پسند طبیعت حیل کی جستجو کرتی ہے اور مرجوح پر دوڑتی ہے، مجھے ذمہ داران افتاء سے امید ہے کہ وہ حزم واحتیاط سے اس تشہی وتتبع حیل کا سد باب کرتے رہیں گے۔

مجھے اس امر میں مزید تفصیل میں جانے کی حاجت نہیں عیاں را چہ بیاں، البتہ مسائل میں اعلیٰ حضرت سے اختلاف کا حوصلہ رکھنے والے کہیں کہیں خود اعلیٰ حضرت کا نام لیتے ہیں جیسا کہ خود میں نے بعض سے سنا، کاش! ان لوگوں میں کوئی ایسا ہوتا جو اعلیٰ حضرت کی روش کو رہنما بناتا اور تشہی اور شخصی مفاد ولحاظ اغنیاء سے گریزاں خداداد لیاقت وتمیز وافر سے کام لے کر تنقیح مسائل غیر منقحہ کرتا، اور ائمہ فتویٰ ومقتدایان قضا وافتاء کے نشان قدم پر قدم رکھتے ہوئے صحیح ورجیح کو جلوہ دیتا اور مرجوح سے مجتنب ہوکر خلاف اجماع سے بچتا اور نقول معتمدہ کی روشنی میں یہ ثابت کرتا کہ یہی امام اعظم کا قول ضروری ہے اور التزام مذہب معین سے جو عہد عائد ہوا اور جو امانت اس کے ذمے میں آئی اس سے عہدہ برآ ہوتا۔

میں نے ان چند الفاظ میں مسائل میں مسلک اعلیٰ حضرت جو عوام کے لئے عموماً اور مفتیان کرام کے لئے خصوصاً رہبر ورہنما ہے بیان کردیا، کیا واقعہ یہی ہے کہ اعلیٰ حضرت سے اختلاف کا حوصلہ رکھنے والے اسی رہنما روش پر گامزن ہیں۔ اس کا جواب اصحاب فکر ونظر واہل فہم پر چھوڑتا ہوں۔

آپ جیسے حضرات سے مجھے امید ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت پر اور زیادہ سختی کے ساتھ عملی طور پر دوسروں کو تعلیم اور تلقین کے لئے استقامت کا مظاہرہ فرمائیں گے اور یہ بتائیں گے کہ مسلک اعلیٰ حضرت صرف عقائد اہل سنت ہی کا دوسرا نام نہیں بلکہ بہت سارے معمولات اہل سنت کی بھی صحیح پہچان ہے یہی نہیں بلکہ یہ سچی حنفیت خصوصاً اور عموماً تقلید ائمہ مجتہدین کی تاکید اور اتباع رخص و پیروی حیل کا سد باب اور التزام صحیح ورجیح کا بھی داعی ومتقاضی ہے۔

اعلیٰ حضرت کے گلزار علم کے خوشہ چینوں سے کچھ پھول چننے والے اگر یہ تفریق کریں کہ یہ مسائل ہیں جن میں اعلیٰ حضرت سے اختلاف کیا جا سکتا ہے تو انہیں یہ بات زیب نہیں دیتی، انہیں لازم کہ وہ خوشہ چینان گلشن اعلیٰ حضرت کی روش پر رہیں جن کو کبھی یہ خیال نہ گزرا، تو ہمیں کب یہ شایاں ہے کہ ہم ان اکابر کی روش سے قدم باہر نکالیں، لہٰذا ہماری شرعی کونسل کا دستور ہے کہ ہم نے کبھی یہ گوارا نہ کیا کہ تحقیقات اعلیٰ حضرت تو تحقیقات اعلیٰ حضرت، ان کے حاشیہ نشین نامور علمائے کرام مثل صدر الشریعہ و مفتیٔ اعظم کی تحقیقات کو تختۂ مشق بنائیں اور ان کی تحقیق پر تحقیق کریں۔ مجھے کہنے دیا جائے کہ شرعی کونسل کے جہاں کچھ اچھے پہلو ہیں وہاں کچھ افسوس ناک پہلو بھی ہیں۔ جو آپ شرکائے شرعی کونسل سے پوشیدہ نہیں اور ماضی قریب میں بعض پہلو رونما بھی ہوئے۔ اللہ جزائے خیر دے محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی کو جنھوں نے ہر جگہ اور یہاں بھی ان پر نظر رکھی اور بر وقت ان کا سد باب کیا اور جن دردمندان مسلک اعلیٰ حضرت نے ان کا ساتھ یہاں یا جہاں کہیں دیا، وہ بھی لائق صد تحسین اور مستحق دعائے خیر ہیں، اللہ ان سب کو ہمیشہ توفیق خیر اور برکات دارین سے نوازے۔

شرعی کونسل کی فکر کے بانی علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ ماضی قریب میں ہوئے جنھوں نے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال اور رویت ہلال کے مسائل کے لئے ہنگامی نشست کا اہتمام جامعہ اشرفیہ میں فرمایا تھا، جس میں یہ فقیر بھی حاضر تھا اس کے پیچھے یہ جذبہ کار فرما تھا کہ عوام جن کو ان مسائل میں ابتلاء ہے ان کے لئے بقدر امکان شرع سے کوئی راہ نکلے بصورت دیگر اکابر علمائے اہل سنت (جو منائے شریعت ہیں) کے فیصلے پر عوام خواص سب کار بند ہوں مگر لاؤڈ اسپیکر، رویت ہلال و اقامت جمعہ کے مسائل کے سلسلے میں کیا ہوا، وہ سب پر ظاہر ہے مجھے اس پر تبصرے کی ضرورت نہیں، ہمیں اپنی فکر لازم ہے۔

موجودہ سیمینار میں جو مسائل درپیش ہیں آپ حضرات سے امید ہے کہ ان کا شرعی حل بفیض اعلیٰ حضرت نکالیں گے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ تصریحات اعلیٰ حضرت کو رہنما بنائیں گے اور انہیں کی رہنمائی کی روشنی میں قول صوری کیا ہے اور قول ضروری کیا ہے واضح فرمائیں گے اور کسی مسئلے میں ائمہ مذہب کی نص صریح اگر مل جائے تو اپنی بحث سے دستبردار ہوں گے اور ان کی نص کو حکم شرع مان کر تسلیم فرمائیں گے۔ ہمیں احساس ہے کہ آپ نے اوقات عزیز میں سے کچھ قیمتی وقت نکالا اور سفر کی تکالیف برداشت کر کے آپ شریک اجلاس ہوئے ہم "شرعی کونسل آف انڈیا" کے تمام شرکاء کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ عز وجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ تمامی حضرات کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ اختتام خطبہ پر میں شرکائے سیمینار کو مبارک باد دیتا ہوں جنہوں نے حسب سابق بہر وجہ مسلک اعلیٰ حضرت کا لحاظ رکھا، ان کی اور ان کے حاشیہ نشیں معتمد خلفاء و علماء کی تحقیقات (جو حقیقتاً اعلیٰ حضرت کی تحقیق کی آئینہ دار ہیں) بھرپور لحاظ رکھا اور اس طرح اس کونسل کا طرۂ امتیاز قائم رکھا، ساتھ ہی ساتھ میں ان جرأت مند حضرات کو مبارک باد دیتا ہوں جنہوں نے دیگر مقامات پر سیمیناروں میں شرکت کی اور جب بات مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف پڑی انہوں نے اتفاق نہ کیا مگر اس پر اظہار افسوس کے سوا اور کیا کیا جائے کہ مخالفت کے باوجود رپورٹ میں یہ لکھا گیا اور لکھا جاتا ہے کہ: "فیصلہ متفقہ رائے سے صادر ہوا۔" البتہ ان حضرات سے یہ ضرور کہوں گا کہ اس پر سنجیدگی سے سوچیں اور واضح طور پر اس سے ناپسندیدگی اور ناخوشی کا اظہار کریں اور شرکت کے بارے میں سنجیدگی سے سوچیں۔

اخیر میں بطرز دعائیہ وصیت بھی قلم بند کرتا ہوں کہ یہ کونسل اسی طرز پر حسن و خوبی کے ساتھ چلے جس پر یہ چلتی جا رہی ہے اور اس کے آئندہ شرکاء سب کے سب ہر طرح مسلک اعلیٰ حضرت کے پابند ہوں اور انہی کی تحقیقات کو اجاگر کریں۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد و یرحم اللہ عبداً قال آمینا۔

فقیر محمد اختر رضا القادری الازہری غفرلہ

بانی و سرپرست اعلیٰ: شرعی کونسل آف انڈیا، رکن فیصل بورڈ شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف

۱۹ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ، ۲۱ر مارچ ۲۰۱۴ء

www.muftiakhtarrazakhan.com